دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Mad1969　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ: 11-10-2017

اللہ عزوجل کو "حاضر وناظر" کہنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ کو "حاضر وناظر" کہنا جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بے شک ہر چیز اللہ عزوجل پر عیاں ہے اور وہ ہر چیز کو دیکھتا بھی ہے، لیکن اللہ عزوجل کی ان صفات کو بیان کرنے کے لیے "حاضر وناظر" کے الفاظ استعمال نہیں کرسکتے، کیونکہ ایک تو یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے نہیں ہیں اور دوسرا یہ کہ ان لفظوں کے عربی لغت میں جو معانی بیان کیے گئے ہیں، وہ اللہ عزوجل کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ اسی لیے علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کا اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال منع ہے، لہذا اللہ عزوجل کی ان صفات کو بیان کرنے کے لیے "حاضر وناظر" کے بجائے "شہید وبصیر" کہا جائے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے خود قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔
(سورۃ حج، آیت نمبر 17)

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ سنتا، دیکھتا ہے۔
(سورۃ حج، آیت نمبر 75)

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "حاضر وناظر کے جو معنی لغت میں ہیں، ان معانی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان الفاظ کا بولنا جائز نہیں ہے۔ "حاضر" کا معنی عربی لغت کی معروف و معتبر کتب المنجد اور مختار الصحاح وغیرہ میں یہ لکھے ہیں: نزدیکی، صحن، حاضر ہونے کی جگہ، جو چیز کھلم کھلا بے حجاب

آنکھوں کے سامنے ہو، اسے حاضر کہتے ہیں اور " ناظر " کے معنی مختار الصحاح میں آنکھ کے ڈھیلے کی سیاہی، جبکہ نظر کے معنی " کسی امر میں تفکر و تدبر کرنا، کسی چیز کا اندازہ کرنا اور آنکھ سے کسی چیز میں تامل کرنا " لکھے ہیں۔ ان دونوں لفظوں کے لغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو پاک سمجھنا واجب ہے۔ بغیر تاویل ان الفاظ کو اللہ تعالیٰ پر نہیں بولا جا سکتا۔ اسی لیے اسماء حُسنیٰ میں حاضر و ناظر بطور اسم یا صفت شامل نہیں ہیں۔ قرآن و حدیث میں یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے آئے ہیں اور نہ ہی صحابہ کرام اور تابعین یا ائمہ مجتہدین نے یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کیے ہیں۔"

(وقار الفتاوی، جلد 1، صفحہ 66، مطبوعہ کراچی)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: "اگر حاضر و ناظر بہ معنی شہید و بصیر اعتقاد رکھتے ہیں۔ یعنی ہر موجود اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور وہ ہر موجود کو دیکھتا ہے، تو یہ عقیدہ حق ہے، مگر اس عقیدے کی تعبیر لفظِ حاضر و ناظر سے کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کرنا نہیں چاہیے، لیکن پھر بھی کوئی شخص اس لفظ کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بولے، تو وہ کفر نہ ہوگا۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 3، مطبوعہ لاہور)

اور مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "اللہ عزوجل کو حاضر و ناظر کہنے والا کافر تو نہیں، مگر اللہ عزوجل کو حاضر و ناظر کہنا منع ہے کہ اللہ عزوجل کے اسما توقیفی ہیں یعنی شریعت نے جن اسما کا اطلاق باری تعالیٰ پر کیا ہے، اسی کا اطلاق درست اور جن اسما کا اطلاق نہیں فرمایا، ان سے احتراز چاہیے۔"

(فتاوی شارح بخاری، جلد 1، صفحہ 305، مطبوعہ کراچی)

اللہ اعلم عزوجل و **رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

20 محرم الحرام 1439ھ/11 اکتوبر 2017ء

الجواب صحیح

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔